# نکاح کے لیے عورت کو خریدنا یا والدین کو پیسے دینا کیسا؟

**مجیب:** مفتی محمد قاسم عطاری

**فتوی نمبر:** FAM-488

**تاریخ اجراء:** 19 محرم الحرام 6144ھ /26 جولائی 2024

## دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

## سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا عورت کو خرید کر نکاح کر سکتے ہیں؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

آزاد شخص چاہے مرد ہو یا عورت اس کی بیع باطل ہے، کیونکہ بیع میں مال کا مال سے تبادلہ کیا جاتا ہے، جبکہ آزاد شخص مال نہیں، لہذا جب آزاد عورت مال ہی نہیں، تو اس کی بیع بھی باطل ہے، لہذا کسی عورت سے نکاح کرنے کیے لیے اُسے خریدنا ناجائز و حرام اور گناہ کا کام ہے، اس کی ہرگز اجازت نہیں۔ پھر اگر یہ خرید و فروخت برائے نام ہو اور اصل مقصد لڑکی کے نکاح کے بدلے اس کے گھر والوں کو ان کے مطالبے پر رقم دینا ہو، تو لڑکی کے والدین کا نکاح کے لیے رقم کا مطالبہ کرنا، اور لڑکے یا اس کے والدین کا انہیں نکاح کی خاطر رقم دینا شرعاً ناجائز و حرام اور گناہ ہے، کیونکہ فقہائے کرام نے اُسے رشوت قرار دیا ہے، اور یہ رقم وصول کرنے والے کی ملکیت میں نہیں آئے گی، بلکہ ایسا مال بدستور دینے والے کی ملکیت میں رہے گا، جو اس کو واپس کرنا لازم ہے، البتہ مذکورہ دونوں صورتوں میں اگر کسی نے ایسا کر کے عورت سے نکاح کر لیا، تو اگرچہ وہ گنہگار ہو گا، لیکن اگر نکاح کی تمام شرائط پائی گئیں، تو نکاح بہر حال ہو جائے گا، اس سے نکاح کے جواز پر فرق نہیں پڑے گا۔

صحیح بخاری شریف کی حدیث مبارک ہے: ”عن أبی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم، قال: قال اللہ تعالی: ثلاثۃ انا خصمھم یوم القیامۃ رجل اعطی بی ثم غدر، ورجل باع حرا فأکل ثمنہ، ورجل استاجر اجیرا فاستوفی منہ ولم یعطہ اجرہ“ ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ تین طرح کے لوگ ایسے ہیں کہ قیامت کے دن میں ان کا مدمقابل بنوں گا: ایک وہ شخص جس نے میرے نام کا عہد کیا اور پھر توڑ دیا، ایک وہ شخص جس نے کسی

آزاد کو بیچ کر اس کی قیمت کھالی، اور ایک وہ شخص جس نے کسی کو مزدوری پر رکھا، پھر اس سے کام تو پورا لے لیا، لیکن اس کی مزدوری اسے نہ دی۔ (صحیح البخاری، جلد3، کتاب البیوع، باب اثم من باع حرا، صفحه82، رقم الحدیث 2227، دار طوق النجاۃ)

اس حدیث مبارک کی شرح میں علامہ بدر الدین عینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "ومن باع حرا فقد منعہ التصرف فیما اباح اللہ تعالی لہ والزمہ حال الذلۃ والصغار، فھو ذنب عظیم ینازع اللہ تعالی بہ فی عبادہ" ترجمہ: جس نے آزاد شخص کو بیچا، تو اس نے ان تمام تصرفات سے اس کو روک دیا جو اللہ رب العزت نے اس کے لیے مباح فرمائے تھے، اور اسے ذلت و پستی میں ڈال دیا، تو یہ عمل بہت بڑا گناہ ہے، گویا کہ یہ شخص اللہ رب العزت سے اس کے بندوں کے معاملے میں منازعہ کر رہا ہے۔ (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، جلد12، صفحه42، دار إحیاء التراث العربي، بیروت)

**آزاد شخص کی بیع کے باطل ہونے کے متعلق** علامہ برہان الدین علی بن ابو بکر الفرغانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "البیع بالمیتۃ والدم باطل، کذا بالحر لانعدام رکن البیع، وھو مبادلۃ المال بالمال فان ھذہ الاشیاء لا تعد مالا عند احد" ترجمہ: مردار اور خون کی بیع یونہی آزاد کی بیع باطل ہے، بیع کے رکن کے نہ پائے جانے کی وجہ سے، (وہ رکن) مال کا مال سے تبادلہ ہے، کیونکہ یہ اشیاء کسی کے نزدیک بھی مال شمار نہیں کی جاتیں۔ (ھدایہ، جلد3، باب بیع الفاسد، صفحه42، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

تبیین الحقائق میں ہے: "والاصل فیہ ان بیع مالیس بمال عند احد کالحر والدم والمیتۃ وام الولد والمکاتب باطل" ترجمہ: اس باب میں اصول یہ ہے کہ ہر وہ چیز جو کسی کے نزدیک مال نہیں اس کی بیع باطل ہے، جیسے آزاد، خون، مردار، ام ولد اور مکاتب کی بیع۔ (تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، جلد4، صفحه362، مطبوعه کوئٹه)

مفتی اعظم پاکستان مفتی وقار الدین رحمۃ اللہ علیہ وقار الفتاوی میں ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: "حرہ یعنی آزاد عورت محل بیع نہیں ہے کہ دور غلامی ختم ہو چکا۔۔۔ لہذا اس مذموم فعل کو ترک کر دینا چاہئے۔۔۔ اسلام میں اس طرح کے فعل کی کوئی گنجائش نہیں۔" (وقار الفتاوی، جلد3، صفحه96، مطبوعه بزم وقار الدین)

**لڑکی کے نکاح کے بدلے، لڑکے یا اس کے والدین سے رقم وصول کرنا رشوت ہے،** چنانچہ فتاوی عالمگیری میں ہے: "خطب امرأۃ فی بیت اخیھا فابی ان یدفعھا حتی یدفع دراھم فدفع وتزوجھا یرجع بما دفع لانھا رشوۃ" ترجمہ: عورت کو جو اپنے بھائی کے گھر میں تھی، کسی شخص نے نکاح کا پیغام بھیجا، تو اس کے بھائی نے نکاح

سے انکار کر دیا، تاکہ اس کو کچھ دراہم دیئے جائیں، تو اس شخص نے دراہم دیئے اور عورت سے نکاح کر لیا، تو جو دراہم اس نے دیئے وہ واپس لے، کیونکہ وہ رشوت ہے۔(الفتاوی الھندیہ، جلد4، الباب الحادی عشر فی المتفرقات، صفحہ403، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

امام اہلسنت سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاوی رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں:"اگر وُہ روپیہ دینے والا اس لئے دیتا ہے کہ اس کے لالچ سے میرے ساتھ نکاح کر دیں، جب تو وہ رشوت ہے، اس کا دینا لینا سب ناجائز و حرام، ہندیہ میں ہے کہ مرد نے کسی عورت کو اس طمع پر خرچہ دیا کہ وہ اس سے نکاح کرے گی، تو امام استاذ (قاضی خاں) نے فرمایا کہ اصح یہی ہے کہ وُہ اس عورت سے واپس لے سکتا ہے وہ عورت اس سے نکاح کرے یا نہ کرے کیونکہ یہ رشوت ہے، یُوں ہی اگر اولیائے عورت نے کہا کہ اتنا روپیہ ہمیں دے، تو تجھ سے نکاح کر دیں گے ورنہ نہیں جیسا کہ بعض دہقانی جاہلوں میں کفار ہنود سے سیکھ کر رائج ہے، تو یہ بھی رشوت و حرام ہے۔"(فتاوی رضویہ، جلد12، صفحہ285، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ بہار شریعت میں لکھتے ہیں:"لڑکی والوں نے نکاح یا رخصت کے وقت شوہر سے کچھ لیا ہو یعنی بغیر لیے نکاح یا رخصت سے انکار کرتے ہوں اور شوہر نے دے کر نکاح یا رخصت کرائی تو شوہر اس چیز کو واپس لے سکتا ہے اور وہ نہ رہی تو اس کی قیمت لے سکتا ہے کہ یہ رشوت ہے۔(بہار شریعت، جلد2، حصہ7، صفحہ79، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مفتی اعظم پاکستان مولانا وقار الدین رحمۃ اللہ علیہ وقار الفتاوی میں فرماتے ہیں:"لڑکی کے باپ کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنی لڑکی سے نکاح کرنے کے لیے شوہر سے یا اس کے والد سے کسی قسم کی رقم کا مطالبہ کرے۔"(وقار الفتاوی، جلد3، صفحہ104، مطبوعہ بزم وقار الدین، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net